ہے۔ اس حد تک اہم کہ روزہ جیسی عبادات میں بھی تشبّہ سے بچنے کا اہتمام کیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یومِ عاشور میں روزہ رکھنے کو اپنا معمول بنالیا اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا تو صحابہؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اس روز کی تو یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ان شاءاللہ اگلے سال ہم نو محرم کا روزہ رکھیں گے۔ لیکن اگلے سال کا محرم آنے سے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ (رواہ مسلم، معارف الحدیث، کتاب الصوم، ص ۱۲۸)

نویں محرم کا روزہ رکھنے کے دو مطلب ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ آیندہ سے ہم بجائے دسویں کے نویں محرم کو روزہ رکھیں گے اور دوسرا یہ کہ ہم دسویں کے ساتھ نویں کا بھی روزہ رکھیں گے تاکہ ہمارے اور یہود و نصاریٰ کے طرزِ عمل میں فرق ہو جائے۔ اکثر علما نے اس دوسرے مطلب کو ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ نویں دسویں اور نویں کا ممکن نہ ہو تو دس گیارہ کا روزہ رکھ لیں۔

نماز کی ادایگی کے اوقات میں بھی یہ خیال رکھا گیا کہ جن اوقات میں آفتاب پرست اقوام عبادت کرتی ہیں۔ طلوع و غروب اور نصف النہار کے اوقات میں نفل نماز پڑھنے سے بھی منع کیا گیا۔

واضح الفاظ میں بتا دیا گیا کہ:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (سنن ابوداؤد، ۴۰۳۱) جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انھی میں سے ہے۔

غیراقوام کی مشابہت سے بچنے کا کس قدر اہتمام کیا گیا، اس کا اندازہ اس روایت سے ہوتا ہے: ''ایک آدمی نے نذر مانی کہ وہ بوانہ کے مقام پر اُونٹ قربان کرے گا''۔ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تو نہیں پوجا جاتا تھا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: نہیں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: کیا وہاں ان کے تہواروں میں سے کوئی تہوار تو منعقد نہیں ہوتا تھا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: نہیں۔ تب آپؐ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرلو، البتہ ایسی نذر کا پورا کرنا درست نہیں، جو معصیت ہو یا جو آدمی کے بس سے باہر ہو۔ (سنن ابوداؤد، ۳۳۱۳)

چنانچہ فقہاے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ مسلمان کا مشرکانہ شعار و علامات، مراسم اور مقامات سے دُور رہنا شریعت اسلامی کا واضح تقاضا ہے۔

مذکورہ بالا مشرکانہ شعائر و علامات کا مسلم معاشرے میں رواج پانا لمحۂ فکریہ ہے۔ کیا یہ اللہ کے رسولؐ کی اس پیش گوئی کے مطابق نہیں جس میں آپؐ نے فرمایا: ''تم لوگ پہلی اُمتوں کے طریقوں کی قدم بہ قدم پیروی کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ کے بل میں داخل ہوئے ہوں تو تم بھی اس میں داخل ہو گے''۔ (بخاری، ۳۴۵۶)

'ہرمیز' یا ایسکلیپیس کا عصا یا 'انصاف کی دیوی' اگر ہمارے پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں کی علامت بن جائیں، نائیکی (Nike) کا لوگو ہمارے بچوں کی پسند بن جائے، سرکاری سطح پر کرسمس کا تہوار منایا جانے لگے، 'ہواس' کی آنکھ ہمارے طبی نسخوں کی زینت ہو، کیا یہ 'گوہ کے بل' ہی نہیں؟

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''میں اپنی اُمت کے بارے میں گمراہ کن حکمرانوں (ائمہ) سے ڈرتا ہوں ___ اور قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک میری اُمت کی ایک جماعت مشرکوں سے نہ جا ملے اور یہ کہ میری اُمت کے بہت سے لوگ بت پرستی نہ کرلیں۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب: ہونے والے فتنوں کا ذکر، حدیث ۳۹۵۲)

علامات بت پرستی اپنا کر ہم کہیں اس گروہ میں تو شامل نہیں ہو رہے؟؟

اللہ رب العزت کی یہ تنبیہ بھی پیش نظر رہے: ''اگر تم نے اس علم کے باوجود جو تمھارے پاس آچکا ہے لوگوں کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلے میں نہ کوئی تمھارا حامی و مددگار ہے اور نہ کوئی اس کی پکڑ سے تم کو بچا سکتا ہے''۔ (الرعد ۱۳:۳۷)

ہمارے لیے اللہ کے شعار واضح ہیں۔ وہی ہمارے لیے مقدس اور محترم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ (الحج ۲۲:۳۲) اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔

محبت، تعظیم، اپنائیت صرف اللہ کے شعار اللہ واحد کی علامات کے لیے! حتیٰ کہ شعائر اللہ ہماری پہچان بن جائیں۔

ایک اُمت، مشترک منزل

عالمی کانفرنس کا اہم اعلامیہ

عبدالغفار عزیز

امیر جماعت اسلامی جناب سراج الحق کی دعوت پر ۳۰ سے زائد ممالک سے تعلق رکھنے والے ۵۵ تحریکی قائدین، علماے کرام اور سکالرز نے جماعت اسلامی پاکستان کے اجتماع عام میں شرکت کی۔ اس موقعے پر دنیا بھر سے آئے ہوئے مسلمان رہنماؤں کا ایک اہم اجلاس ۲۴ نومبر ۲۰۱۴ء کو لاہور میں منعقد ہوا۔ ستمبر ۲۰۱۳ء میں بھی اسی طرح کی ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان جناب سیّد منورحسن کی زیرصدارت لاہور ہی میں ہونے والی اس کانفرنس میں شرکا نے دو روز تک اُمت کے اہم مسائل پر تبادلۂ خیال اور غوروخوض کرنے کے بعد تقریباً انھی الفاظ میں اپنے موقف اور اسلامی تحریکوں کے موقف کی ترجمانی کی تھی۔ الحمدللہ اس اجلاس میں کیے جانے والے متعدد فیصلوں پر دورانِ سال عمل درآمد ہوا۔ حالیہ اجتماعِ عام نے دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں اور کئی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کو ایک بار پھر مل بیٹھنے کا موقع دیا۔ امیر جماعت اسلامی پاکستان جناب سراج الحق کی زیرصدارت ''ایک اُمت، مشترک منزل'' کے عنوان سے دن بھر مشاورت جاری رہی۔ اختتامِ اجلاس پر کامل اتفاق راے سے منظور کیے جانے والے اعلامیے میں تمام اہم مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے۔

تازہ اعلامیے کا متن درج ذیل ہے:

دنیا کو اس وقت جن گمبھیر مسائل اور چیلنجوں کا سامنا ہے ان کی بنیادی وجہ عدل وانصاف کا پس پشت ڈالا جانا ہے۔ ہر وہ شخص یا گروہ اور ملک جو اپنے ہاتھ میں طاقت رکھتا ہے وہ دوسروں کو

کچلنے پر تلا ہوا ہے۔ عالمی اقتصادی نظام اور سائنس اور ٹکنالوجی پر دسترس رکھنے والی قوتوں نے باقی دنیا کے لیے اپنی مرضی کے قوانین گھڑ رکھے ہیں۔ ہر طرف دہرے معیار برتے جارہے ہیں۔

عالم اسلام کا یہ نمایندہ اجلاس کامل غوروخوض کے بعد اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ:

● مسلم معاشروں میں دعوت الی اللہ کا کام حکمت اور بصیرت کے ساتھ پُرامن طریقوں سے جاری رکھا جائے گا۔ ہم ہر طرح کے تشدد اور انتہا پسندی سے مکمل لاتعلقی کا اعلان کرتے ہوئے اس عہد کی تجدید کرتے ہیں کہ عالم اسلام میں تبدیلی کا عمل صرف پُرامن طریقہ سے انتخابات اور ووٹ کی پرچی کے ذریعے سے ہی ممکن ہے۔ اس سلسلے میں کوئی ظلم اور تشدد ہمارے پُرامن رہنے کی پالیسی کو تبدیل نہیں کرسکتا۔

● عالم اسلام کا یہ نمایندہ اجلاس ایک بار پھر اعلان کرتا ہے کہ مسئلہ فلسطین اُمت کا بنیادی مسئلہ ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی امن برقرار رکھنے کے دعوے دار فلسطینی عوام کو ان کے بنیادی حقوق دلانے کے لیے ہر طرح کی مکمل حمایت اور بھرپور مدد کریں۔ اس مناسبت سے عالم اسلام کا یہ نمایندہ اجلاس اسرائیل کی طرف سے فلسطین میں بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے لیے جاری ناپاک سازشوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔

● یہ اجلاس غزہ سے ظالمانہ اقتصادی پابندیوں کے خاتمے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور مصری حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ رفح کی گزرگاہ کو اہلِ غزہ کے لیے کھلا رکھے اور اقتصادی پابندیوں کے مکمل خاتمے کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔

● شرکا فلسطینی عوام کے حق مزاحمت اور جدوجہد آزادی کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہیں جو تمام بین الاقوامی اور عالمی معاہدوں کے عین مطابق ہے۔

● عالم اسلام کا یہ نمایندہ اجلاس کشمیریوں کی حق خودارادیت کی تحریک کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ اس سلسلے میں سیکورٹی کونسل کی قراردادوں پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کا مطالبہ کرتا ہے تاکہ کشمیری قوم اپنی آزادی اور خودمختاری حاصل کرسکے۔

● عالم اسلام کا یہ نمایندہ اجلاس مصر میں خونی فوجی انقلاب کی شدید مذمت کرتا ہے جس کے نتیجے میں مصری عوام سے ان کا جمہوری حق چھین لیا گیا۔ ان کے منتخب صدر کو زندان میں